Alle rechtvaardigen zijn verplicht om de toegewezen Imaam te volgen zodat ze vroomheid kunnen bereiken. Wij moeten de voorbeelden van Khalifatul Masih de eerste en Maulvi Abdul Karim sahib voor onze "waqifeen" houden.

Hazrat Khalifatul Masih de vijfde gaf de vrijdagpreek op 24/07/2015 in Baitul Futuh London die in vele talen vertaald werd op MTA. Huzur-e-anwar sprak over de gebeurtenissen van rechtvaardigheid en loyaliteit van de volgers van Beloofe Messias[as] en tussen Hazrat Musleh Maud[ra] en zijn volgers. Huzur legde verder de openbaring uit die Beloofe Messias[as] in 1908 kreeg in verband met het huwelijk tussen Zainab, de dochter van zijn kompaan Hafiz Ahmadullah Khanen Sheikh Abdul Rehmaan Misri. Met deze gesprek bewees Huzur de waarachtigheid van dit evenement. Hazrat Musleh Maud[ra] zei dat als Hafiz sahib naar Beloofde Messias[as] geluisterd had en zijn dochter niet had uitgehuwelijkt aan Abdul Rehmaan Misri, was Hafiz sahib op de rechte pad gebleven. Dus het is de taak van elk rechtvaardige om de verkoren Imaam te volgen en niet om zijn eigen verklaringen (in alle geboden)verder te zoeken zodat hij rechtvaardig blijft. Huzur e anwar vertelde over een andere gebeurtenis, toen een sikh die ooit aan de vader van Beloofde Messias[as] vroeg of hij een andere zoon had. Hierop antwoordde de vader van Beloofde Messias[as]: "Mijn andere zoon blijft altijd in het huis van Allah en ik maak me zorgen over hoe hij gaat overleven zonder een beroep". Toen de sikh dit aan Beloofde Messias[as] vertelde, antwoordde Beloofde Messias[as]: "mijn vader maakt zorgen over niks, vertel hem dat ik al de dienaar van mijn Schepper ben geworden".

Hazrat Musleh Maud[ra] vertelt ons over de opoffering van Hazrat Khalifatul Masih de eerste, dat de khalifah in Bhaira een goede reputatie had en een goede beroep had. Toen hij Beloofde Messias[as] kwam bezoeken in Qadian en daarna terug naar huis wou vertrokken, vroeg Beloofde Messias[as] hem om te blijven. En ook al had hij veel in Bhaira gehoorzaamde hij Beloofde Messias[as] gebod op zulke wijze dat hij zelfs niet terugging om zijn spullen mee te nemen en hij ging daarna nooit meer terug naar Bhaira. Dan verteld Hazrat Musleh Maud[ra] ons over de opoffering van Maulvi Abdul karim. Al had Maulvi sahib geen inkomen, was hij alleen verantwoordelijk als de secretaris voor alle departementen van de djamaat. Dit is vergelijkbaar met je leven opofferen. Huzur-e-Anwar zei dat deze voorbeelden zijn die wij vóór onze waqifeen moeten houden. En inderdaad, niemand kan dezelfde niveau van liefde bereiken die Maulvi Abdul Karim voelde voor Hazrat Masih e Mo'oud a.s.

Huzur-e-Anwar zei dat Hazrat Musleh Maud[ra] ook over een andere toegewijdde kompaan vertelde, hazrat Munshi Arorre Khan sahib. Beloofde Messias[as] stelde dat, ooit toen een persoon zijn Arabische accent probeerde uit te lachen, Hazrat Sahabzada Abdul Latif een fysieke reactie wou geven. Maar Hazrat Masih e Mo'oud a.s. hield hem tegen en zei dat dit alles is wat zij kennis van hebben en daarom gedragen ze zo (zich). Als ze beter geweten zouden hebben zou er geen nood zijn geweest voor mij te komen. Masih e Mo'oud a.s. stelde: "wij moeten dus niet misleid worden door zulke gebeurtenissen. Wi moeten proberen om altijd standvast te blijven op goede daden en rechtvaardigheid. Als iemand je uitlacht in een bijeenkomst, verlaat het dan en vertrekken. Dit is het gebod van Allah en Hij zegent alles wat verbonden is aan Zijn dierbare."

Op het einde sprak Huzur over de overlijdenis van Maulvi Mohammad Yusuf Sahib dervaish Qadiaan en zei dat Yusuf sahib de enigste ahmadi in zijn familie was. Hij leerde de Quran en hadith aan in de ahmadi school voor een lange tijd aan. Moge Allah hem zegenen. Huzur aankondigde aan om de Janaza hebed na Jummah salaat te bidden.

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 30

منگل 28 جولائی 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 28 جولائی 2015ء 11 شوال 1436 ہجری 28 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 170

منظور ہو تمہاری اطاعت

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے
سن لے ندائے حق کو یہ امت خدا کرے
پکڑے بزور دامن ملت خدا کرے
چھوٹے کبھی نہ جام سخاوت خدا کرے
ٹوٹے کبھی نہ پائے صداقت خدا کرے

(کلام محمود)

حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود کے اپنے رفقاء سے محبت اور رفقاء کے اخلاص ووفا کے ایمان افروز واقعات

مامور کی باتوں پر عمل کرنا ہر مومن پر فرض ہے، چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ پر قائم ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اطاعت اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قربانی کو ہمارے واقفین کو سامنے رکھنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 جولائی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود کا اپنے رفقاء کے ساتھ محبت اور رفقاء کے اخلاص ووفا کے ایمان افروز واقعات پیش فرمائے۔ حضور انور نے تذکرہ میں مذکور حضرت مسیح موعود کا 1908ء کا ایک الہام جو آپ کے ایک ساتھی حافظ احمد اللہ خان صاحب کی بیٹی زینب اور شیخ عبدالرحمٰن مصری کے رشتہ اور شادی سے متعلق تھا، اس کی وضاحت فرمائی اور اس الہام کا پورا ہونا ثابت کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اگر حافظ صاحب حضرت اقدس کی بات مان لیتے اور بیٹی زینب عبدالرحمٰن مصری صاحب کے نکاح میں نہ دیتے تو اس کا ایمان ضائع نہ ہوتا۔ پس مامور کی باتوں پر عمل کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ اپنی توجیہہ کرنے کی بجائے عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا۔ پھر حضور انور نے ایک سکھ والا واقعہ بیان فرمایا جس نے حضرت مسیح موعود کے والد صاحب کے پاس آ کر کہا تھا کہ سنا ہے کہ آپ کا ایک اور بیٹا بھی ہے، تب انہوں نے کہا کہ وہ خدا کے گھر میں رہتا ہے، مجھے اس کی فکر ہے کہ وہ کیسے کھائے گا اور نوکری کرے گا۔ جب بھی نوکری کی بات کریں تو وہ انکار کر دیتا ہے۔ اس سکھ نے یہ بات مرزا صاحب کو پہنچائی تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ میرے والد صاحب کو تو یونہی فکر لگی ہوئی ہے، ان کو جا کر کہیں کہ میں نے جس کی نوکری کرنی تھی جس کا نوکر ہونا تھا وہ ہو گیا ہوں۔

حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر خلیفۃ المسیح الاول کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی بھیرہ میں بہت عزت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک اعلیٰ درجہ کی ملازمت عطا فرمائی تھی اور وہاں بھیرہ میں آپ کے اس حکمت والے کام کے چلنے کا خوب امکان تھا۔ لیکن آپ حضرت مسیح موعود کو ملنے کے لئے قادیان آئے، جب واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اب ادھر ہی رہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی ایسی اطاعت کی کہ واپسی کا ارادہ ترک کر دیا اور اپنا سامان لینے کیلئے بھی خود نہ گئے بلکہ کسی اور کو سامان لینے کے لئے بھجوا دیا اور خود وہیں قادیان میں ہی رہے۔ یہاں تک کہ واپس بھیرہ جانے کا خیال بھی دل سے نکال دیا۔ پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ کی قربانی ایسی تھی کہ آپ کی آمد کا کوئی ذریعہ نہ تھا مگر آپ سیکرٹری کے طور پر کام کرتے تھے۔ اس وقت جتنا کام تمام محکمے کرتے ہیں تو وہ اس وقت اکیلے کیا کرتے تھے اور یہ بھی وادی غیر ذی زرع میں جان قربان کرنے کے مترادف ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ نمونے ہیں جن کو ہمارے واقفین کو سامنے رکھتے ہوئے غور کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کو جو حضرت مسیح موعود سے خاص عشق تھا اس کا دوسرے خیال بھی نہیں کر سکتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ پھر ایک رفیق حضرت منشی اروڑے خان صاحب کپور تھلے والے کو بھی حضرت مسیح موعود سے بہت عشق تھا۔ حضرت مسیح موعود ان کے اخلاص کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے۔ پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک شخص نے عربی الفاظ کی ادائیگی کے حوالے سے تمسخر کیا تو صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحب نے اس کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا تو حضرت مسیح موعود نے صاحبزادہ صاحب کو روک دیا اور فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس یہی ہتھیار ہے، اگر یہ لوگ ان سے بھی کام نہ لیں تو پھر کیا کریں، اور پھر مجھے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ حضرت اقدس نے صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ آپ کیا چاہتے کہ یہ ہتھیار بھی استعمال نہ کریں۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ پس ایسی باتوں سے گھبرانا بہت نادانی ہے، جو برتن کے اندر ہوتا ہے وہی کچھ اس میں سے نکلتا ہے، ہم کو چاہئے کہ نیکی اور تقویٰ پر قائم ہوں۔ اگر کوئی مجلس میں تمسخر کرتا ہے تو اس مجلس سے اٹھ کر چلے آؤ، یہی خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ وہ اپنے برگزیدہ کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہر چیز میں برکت رکھ دیتا ہے۔

حضور انور نے آخر پر محترم مولوی محمد یوسف صاحب درویش قادیان کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں قرآن کریم اور حدیث پڑھانے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے۔ حضور انور نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ زمانے میں بڑھتی ہوئی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2006ء کو فرمایا:۔

’’اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت الذکر) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے...... اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 28 مارچ 2006ء)

حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلباء اور ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور وقف جدید کے تحت معلم بن کر اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مکمل کوائف والد/سرپرست کے دستخط اور صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو بھجوائیں۔ مدرسۃ الظفر میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

شرائط برائے داخلہ مدرسۃ الظفر

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر زیادہ سے زیادہ 20 سال جبکہ انٹرمیڈیٹ کیلئے 22 سال ہے۔

☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

☆ داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیابی اور صحت درجہ اول ہونا ضروری ہے۔

باقی صفحہ 8 پر